Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کو دستور العمل بنائے بغیر انسانی حقوق کی ادائیگی ممکن نہیں

ضروری ہے کہ قرآنی تعلیم کے حسن سے دنیا کو آگاہ کیا جائے اور اسے اس کا گرویدہ بنایا جائے تا کہ شرف انسانی دنیا میں قائم ہو سکے

اللہ تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں

فرینکفورٹ میں   کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

کے ساتھ جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی کی اجتماعی ملاقاتیں۔ دل موہ لینے والے انداز میں   کے روح پرور خطابات

ملک کے کونہ کونہ سے احباب کی مسلسل تشریف آوری کی وجہ سے تین دن تک دن رات جشن کا سماں بندھا رہا

(رپورٹ نمبر ۴ بابت ۴ تا ۶ جولائی ۱۹۸۰ء ۔ الفضل کے وقائع نگار خصوصی کے قلم سے)

فرینکفورٹ — مغربی جرمنی (بذریعہ ڈاک)

جب سے

اہل قافلہ ۲۹ جون ۱۹۸۰ء کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز فرینکفورٹ تشریف لائے ہیں جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی کی طرف سے مسلسل یہ درخواستیں موصول ہو رہی تھیں کہ حضور ازراہ شفقت انہیں ملاقات کا شرف بخشیں۔ مغربی جرمنی کے مختلف علاقوں کے احباب کی طرف سے مسلسل کئی روز تک بذریعہ ٹیلیفون یہ درخواستیں موصول ہوتی رہیں۔

احباب کے بے پناہ جذبۂ اشتیاق کے پیش نظر   نے ازراہ شفقت ۴ تا ۶ جولائی (مسلسل تین روز تک) جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی کے احباب سے ملاقات کرنا منظور فرمایا چنانچہ پروگرام یہ طے پایا کہ ۴ جولائی کو فرینکفورٹ اور اس کے مضافات کی جماعتوں کے احباب ملاقات کا شرف حاصل کریں گے۔ ۵ جولائی کا دن مغربی جرمنی کے دیگر وسطی اور جنوبی علاقوں کی ان جماعتوں کی ملاقات کے مخصوص رہے گا جو انتظامی لحاظ سے احمدیہ مشن فرینکفورٹ کے ماتحت ہیں اور ۶ جولائی کو مغربی جرمنی کے شمالی علاقوں کی وہ جماعتیں ملاقات کا شرف حاصل کریں گی جو انتظامی لحاظ سے احمدیہ مشن ہمبرگ کے ساتھ منسلک ہیں۔ پروگرام طے ہوتے ہی مبلغ انچارج مغربی جرمنی مکرم منصور احمد خان صاحب نے تمام جماعتوں کو بذریعہ ٹیلیفون ملاقات کے پروگرام سے مطلع کرنے کا انتظام کیا۔ نیز سائیکلوسٹائل مشین کے ذریعہ پروگرام کی کاپیاں تیار کر کے انہیں مختلف جماعتوں میں بھجوایا گیا۔ تاکہ احباب اس کے مطابق رخصتیں حاصل کر کے ملاقات کے لئے بروقت فرینکفورٹ آسکیں

مہمانوں کو ٹھہرانے کا خصوصی انتظام

مزید برآں احباب کی متوقع بکثرت آمد کے پیش نظر مشن ہاؤس کے عقبی لان میں ان دو چھوٹے خیموں کے علاوہ جو عام دنوں میں تشریف لانے والے احباب اور مستورات کے لئے نصب کئے گئے تھے ایک واٹر اور فائر پروف بہت وسیع شامیانہ منگوا کر نصب کیا گیا۔ تاکہ بیرونجات سے آنے والے مہمانوں کو اس میں بٹھانے اور کھانا وغیرہ کھلانے کا انتظام کیا جا سکے۔ نیز باہر سے آنے والے مہمانوں کو فرینکفورٹ میں مقیم احباب کے گھروں میں ٹھہرانے کا بھی انتظام کیا گیا۔ فرینکفورٹ کے جن احباب کے پاس موٹر کاریں ہیں۔ انہوں نے مہمانوں کو گھروں سے مشن ہاؤس لانے اور پھر گھروں تک واپس پہنچانے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور رات کے بارہ بجے تک یہ خدمت بخوشی انجام دیتے رہے۔

مہمانوں کی بکثرت آمد پر جشن کا سماں

مغربی جرمنی کے مختلف علاقوں سے احباب کی بکثرت تشریف آوری کی وجہ سے فرینکفورٹ کے مشن ہاؤس اور مسجد نور میں تین دن تک بہت رونق اور چہل پہل رہی۔ دور دراز علاقوں میں رہنے والے احباب کے بیک وقت ایک جگہ جمع ہونے خوشی خوشی بغلگیر ہو ہو کر ایک دوسرے سے ملنے اور باتیں کرنے اور اس تاریخی موقعہ کی یادگار کے طور پر مسجد نور کے سامنے

(باقی دیکھیں سلسل ص ۲ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ ۔ ۲۸ وفا ۱۳۵۹ ہش ۔ ۲۸ جولائی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۷۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ وفا / جولائی۔   کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

یہ اطلاع اس کیبل گرام میں دی گئی ہے۔ جو کہ حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام ۲۶ جولائی کو بھیجی ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کامیاب سفر اور بخیریت مراجعت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کے اس سفر کو روحوں کے لئے قبول حق کا وسیلہ بنائے آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں

(باقی دیکھیں ص ۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دوسرے کے فوٹو اتارنے کی وجہ سے مشن ہاؤس میں تین دن تک جشن کا سماں بندھا رہا۔ حضور کی اقتداء میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے لئے احباب اس کثرت سے حاضر ہوتے رہے کہ نہ صرف مسجد نور کا مسقف حصہ پُر ہو جاتا تھا بلکہ بیرونی احاطہ کے اکثر حصہ میں بھی احباب صفیں باندھ کر نمازیں ادا کرتے رہے۔

احباب فرینکفورٹ کی اجتماعی ملاقات

ہر چند کہ ۴ر جولائی کو جمعہ کا دن تھا اور اُس روز حضور نے بہت بصیرت افروز تفصیلی خطبہ ارشاد فرما کر نماز جمعہ پڑھائی تھی اور احباب حضور کی زیارت اور ارشادات سے مستفیض ہو چکے۔ تاہم حضور نے حسب پروگرام اسی روز شام کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک مسجد نور میں فرینکفورٹ اور اس کے مضافات کی جماعتوں کے دو صد احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ اور انہیں بیش بہا نصائح سے سرفراز فرمایا۔ اس موقع پر فرینکفورٹ کے علاوہ جن جماعتوں کے احباب کو حضور کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس میں مورفیلڈن۔ ڈلسن باخ۔ گروس گراؤ اور ڈرائے ایخن باخ ایشو ہائم کی جماعتیں شامل ہیں۔

جب ان جماعتوں کے احباب آٹھ بجے شام تک مسجد نور اور اس کے ملحقہ ہال میں ایک خاص ترتیب سے قطار وار بیٹھ گئے تو حضور سوا آٹھ بجے مشن ہاؤس میں اپنی قیام گاہ سے مسجد نور میں تشریف لائے۔ حضور نے آتے ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد احباب سے گفتگو کے رنگ میں بہت شفقت بھرے انداز میں خطاب فرمایا اور اس دوران انہیں بیش بہا نصائح سے نوازا۔

حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا خلاصہ

پہلے حضور نے جملہ حاضر احباب کی تعلیمی استعداد کا جائزہ لیا اور پھر ان سے یہ دریافت فرمایا کہ وہ کتنے کتنے عرصہ سے مغربی جرمنی میں مقیم ہیں۔ اور اس امر کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد حضور نے ان سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اپنے محنت سے کمائے ہوئے مال کی حفاظت کرنے اور اس سے اپنا مستقبل بنانے اور اس طرح دنیا کے نئے علاقوں میں قرآن کا پیغام پہنچانے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔ میں جب پہلے یہاں آیا تھا تو میں نے

پیسے کی حفاظت کریں۔ اسلام حلال ذرائع سے کمائے ہوئے مال کو خرچ کرنے سے منع نہیں کرتا۔ وہ ناواجب خرچ سے منع کرتا ہے۔ جن حالات میں سے آپ لوگ گزر رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر آپ کے لئے اپنے کمائے ہوئے مال کی حفاظت بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

حضور نے انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ سرمایہ جمع کر کے دنیا کے بعض دوسرے ملکوں میں جا کر وہاں تجارتی کاروبار کر کے یا بہت سستے داموں ملنے والی زرعی زمینیں خرید کر اور زرعی فارمیں قائم کر کے اپنا مستقبل بھی بنا سکتے ہیں۔ اور وہاں ساتھ کے ساتھ قرآن کی اشاعت کر کے وہاں کے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بھی بن سکتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں حضور نے ان احمدی گھرانوں کی مثال دی جو کینیڈا کے شہر کیلگری میں جا کر آباد ہوئے ہیں اور وہاں تجارت اور زراعت کے ذریعہ اپنا مستقبل بھی بنا رہے ہیں اور قرآن مجید کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے اور دور دور تک اس کی اشاعت کرنے میں بڑی سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ قطب شمالی کی قریب ترین آبادی میں بھی قرآن مجید کا پیغام پہنچانے اور وہاں اسے عام کرنے کی انہیں توفیق ملی ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں سرگرمی دکھائی۔ خدا تعالیٰ ان کے لئے اشاعت قرآن کی نئی نئی راہیں کھولتا چلا جا رہا ہے۔ آپ میں سے جو بھی اشاعت قرآن اور تبلیغ اسلام کی نیت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں آگے قدم بڑھائے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے خدمت کی نئی راہیں کھولتا اور اپنی رحمت کے جلوے ظاہر کرتا چلا جائے گا

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جب تک مسلمانوں میں خدمت اسلام کی نیت سے باہر نکلنے اور ہمت سے کام لے کر مشکلات پر قابو پاتے ہوئے آگے بڑھنے کا جذبہ قائم رہا۔ وہ اس وقت کی معلومہ دنیا میں خود پھیلتے اور اسلام کو پھیلاتے چلے گئے۔ اور اسلام دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہا۔ اس ضمن میں حضور نے شمالی افریقہ کے ایک بزرگ کا ذکر کیا جو بربر قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بتایا کہ وہ سینیگال چلے گئے اور وہاں اسلام کی تبلیغ شروع کی۔ کسی نے ان کی آواز پر کان نہ دھرا۔ لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری اور اپنے [illegible]

بیچ میں بننے والے ایک قدرتی جزیرے میں ڈیرا ڈال کر بیٹھ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا ان کی طرف کچھ ایسا رجوع کیا کہ وہی لوگ جو پہلے ان کی بات نہ سنتے تھے۔ ایک ایک کر کے ان کے پاس آنے لگے۔ انہوں نے انہیں قرآن سکھانا شروع کیا اور جنہیں انہوں نے قرآن سکھایا تھا وہ اپنے اپنے قبائل میں واپس جا کر قرآن کریم کے نور کو پھیلانے لگے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ اسلام سینیگال اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں پھیل گیا۔

حضور نے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے مزید فرمایا۔ آپ لوگ یہاں روزی کمانے آئے ہیں۔ ایک تو آپکو جرمن قوم کا شکرگزار ہونا چاہیئے۔ دوسرے آپکو انہیں بھی قرآن کی پناہ میں لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ تبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ ایک جرمن باشندے سے زیادہ ہمت کا مظاہرہ کریں۔ آپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہیں۔ اور قرآن کی لازوال و بے مثال تعلیم کے آپ حامل ہیں۔ اتنی عظیم تعلیم آپ کے پاس ہے آپ کا فرض ہے کہ آپ یہاں کے باشندوں کو بتائیں کہ ان کی فلاح و نجاح اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ لیکن آپ محض زبانی تبلیغ سے انہیں اسلام کے حسن کا گرویدہ بنا سکتے۔ آپ کو اسلام کے حسن سے حسن لے کر پہلے خود اپنی زندگیوں کو حسین بنانا ہوگا۔ تب یہاں کے لوگ اسلام کے حسن سے متاثر ہونگے آپ اسلام کے اصولوں کو توڑ کر اور اس کی بتائی ہوئی راہ کو چھوڑ کر تو انہیں اسلام کا حسن نہیں دکھا سکتے۔ اسلام کے حسن کا مظاہرہ تو آپکو خود اپنے وجودوں کے ذریعہ کرنا ہوگا۔ اس کے بغیر تو وہ اس کے گرویدہ نہیں ہوں گے یہ امر یاد رکھیں کہ قرآن ہی آپ کی پناہ ہے اور قرآن ہی آپ کا ہتھیار ہے۔ پہلے خود اس کی پناہ میں آئیں اور پھر دوسروں کو اس کی پناہ میں لانے کا وسیلہ بنیں۔ آپ ایسا کریں اور پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اسکی رحمتوں کے کرشمے دیکھیں۔ تم خدا سے پیار کرو۔ خدا تم سے پیار کرے گا۔ خدا کہتا ہے کہ تم اپنی ہر چیز کو میری راہ میں قربان کر دو۔ اور پھر مجھ سے سب کچھ پالو۔ اگر تم ایسا کر دکھاؤ گے تو یہ جہان اور اس کی ہر چیز تمہاری ہو جائے گی۔ اور اگلا جہان بھی تمہارا ہی ہوگا۔

[illegible]

نازل ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ جس طرح ہوائی جہاز زمین پر حرکت میں آنے کے بعد فضا میں بلند ہوتا ہے۔ اور پھر بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اوپر ہی اوپر اٹھ رہی ہے۔ اور ترقی کرتی چلی جا رہی ہے اس امر کا ایک ثبوت دیتے ہوئے حضور نے فرمایا نصرت جہاں سکیم کے تحت ۵۳ لاکھ روپے آپ نے قربانی کی۔ اس میں سے سارا ابھی خرچ نہیں ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس سکیم میں ایسی برکت ڈالی ہے کہ اب اس کا بجٹ چار کروڑ روپے سالانہ تک پہنچ چکا ہے۔ اور تمام اخراجات نکال کر ایک کروڑ روپے کے قریب ہر سال بچ جاتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ وہ ہمیں چھپر نہیں آسمان پھاڑ کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے فضلوں کو دائمی طور پر جذب کرنے کے لئے آپ کو اس پر کامل توکل کرنا پڑے گا! اسی توکل کا مظاہرہ کرنا پڑے گا۔ جس توکل کا مظاہرہ طارق بن زیاد نے سپین کے ساحل پر کشتیاں جلاتے وقت کیا تھا۔ اور اس سے بھی بہت پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا کہ ضرورت پڑنے پر اپنا سارا مال حتیٰ کہ گھر کی ایک ایک چیز اللہ تعالیٰ کے راستہ میں پیش کر دی۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑا؟ تو آپ نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول کا نام

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس زمانہ میں آپ سے آخری مطالبہ یہی ہے کہ آپ بھی اس رنگ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا عزم کریں، اور اپنے اس عزم پر قائم رہیں۔

جو بھی اشاعت قرآن اور تبلیغ اسلام کی نیت سے قدم بڑھائے گا خدا تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کے جلوے ظاہر کرتا چلا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ عزم تو کریں مگر حسب ضرورت توفیق دینے اور پھر آپ کی عزم اور کوشش کو قبول کرنے والا خدا ہے۔ قربانی کے مواقع پیدا ہوتے رہیں گے اور آپ کو ایسے ہر موقع پر لبیک کہنا ہوگا۔ جماعت کا زندہ رہنا اس امر پر موقوف ہے کہ خلیفۂ وقت اس پر بوجھ ڈالتا ہے۔ آپ ہر قسم کے بوجھ اٹھانے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں اور اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیتے چلے جائیں۔

حضور نے اس ضمن میں ایک اور اہم امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں کوئی بُرا آدمی نہیں ہونا چاہیئے۔ ساروں کا ہی اچھا ہونا ضروری ہے ہاں نسبتی لحاظ سے کوئی زیادہ اچھا ہوگا اور کوئی کم اچھا۔ مراد یہ ہے کہ امتِ مسلمہ میں کوئی منافق نہیں ہونا چاہیئے جب بھی اندر سے یا باہر سے جماعت میں کوئی فتنہ پیدا ہو تو حدود کے اندر رہتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے دین کے لئے غیرت کا ہونا ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا۔ بڑا دیالو ہے ہمارا خدا اور بہت پیار کرنے والا ہے وہ۔ اس کے پیار کا ایک اظہار یہ بھی ہے کہ وہ اپنے جن بندوں سے پیار کرتا ہے انہیں خوابوں کے ذریعہ بشارتیں دیتا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب میں سپین گیا تو وہاں یہ دیکھ کر کہ یہ سرزمین جہاں اسلام آٹھ سو سال تک غالب رہا اب اسلام سے خالی ہو چکی ہے سخت کرب محسوس ہوا۔ میں قریباً ساری رات جاگتا اور دعا کرتا رہا۔ صبح کی اذان کے وقت مجھے بتایا گیا کہ خدا قادر تو ہے لیکن ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اس سے مجھے بہت تسلی ہوئی کہ اس سرزمین میں اسلام کے دوبارہ غالب آنے کی راہیں ضرور ہموار ہوں گی اس وقت ہم نے کوشش کی کہ سپین کی حکومت پرانے زمانہ کی ایک چھوٹی سی خستہ حال مسجد بیس سال کے لئے ہمیں دے دے تاکہ سپین میں جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے وہ اس میں نماز پڑھ سکیں۔ پادریوں کی مخالفت کی وجہ سے اس وقت ہماری یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی لیکن اس کام کے لئے ایک وقت مقرر تھا۔ خدا تعالیٰ نے دس سال بعد ہمیں قرطبہ کے قریب ایک شاہراہ پر تیرہ کنال کا ایک قطعہ زمین عطا کر دیا۔ ہم نے حال ہی میں وہاں یہ زمین خریدی ہے اور حکومت نے ہمیں اس پر مسجد تعمیر کرنے کی تحریری اجازت دیدی ہے دس سال پہلے خدا نے بتایا کہ ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور دس سال کے بعد جب وہ مقررہ وقت آیا تو خدا تعالیٰ نے وہاں مسجد تعمیر کرانے کے سامان کر دیئے۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہمارا خدا بہت فضل کرنے والا ہے اور وہ ہمیشہ سے ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا چلا آرہا ہے اس لئے آپ دنیا اور اس کی زینتوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ ہمیشہ رو بخدا رہیں اور اس پر کامل توکل رکھتے ہوئے اپنی زندگیوں کو قرآنی انوار اور اس کے لازوال اور بے مثال حسن کا آئینہ دار بنائیں تاکہ لوگ آپ کے عملی نمونہ سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں اور اسلام آپ کے ذریعہ دنیا میں غالب آتا چلا جائے۔ آپ سوچیں اور غور کریں کہ وہ جو پہلے ایک تھا اسے خدا نے آج ایک کروڑ بنا دیا۔ کتنی عزت بخشی خدا نے اس کو اور اس کے ذریعہ سے آپ کو پس آپ اپنے خدا کا دامن کبھی نہ چھوڑیں اور اس سے کبھی بے وفائی نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ عطا کرے۔

حضور کا یہ پر معارف خطاب جو سوا آٹھ بجے شام شروع ہوا تھا ساڑھے نو بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد حضور نے فرینکفورٹ اور اس کے مضافات میں رہائش رکھنے والے جملہ احباب کو باری باری شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ کمال محبت و عقیدت کے عالم میں شرفِ مصافحہ حاصل کرنے کا یہ منظر خود اپنی جگہ بہت ایمان افروز تھا۔

سب احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمانے کے بعد حضور دس بجے شام رہائش گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔ پندرہ منٹ بعد واپس تشریف لا کر حضور نے مسجد نور میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ احباب اس کثرت سے نمازوں میں شریک ہوئے کہ مسجد کا مسقف حصہ اور اس کا بیرونی احاطہ نمازیوں سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ نمازوں سے فارغ ہونے پر ساڑھے دس بجے کے بعد احباب اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس روانہ ہوئے۔

مغربی جرمنی کے جنوبی علاقوں کے احباب کی اجتماعی ملاقات:

حسب پروگرام ۵ رجولائی ہفتہ کا دن وسطی اور جنوبی علاقوں کی ان جماعتوں کی ملاقات کے لئے مخصوص تھا جو انتظامی لحاظ سے احمدیہ مشن فرینکفورٹ کے ساتھ منسلک ہیں۔

ان جماعتوں کے بعض احباب ایک روز قبل ہی فرینکفورٹ پہنچ گئے تھے باقی احباب مختلف شہروں سے سفر کرتے ہوئے ۵ رجولائی کی صبح سے مشن ہاؤس پہنچنا شروع ہو گئے۔ اس روز ۲۶ جماعتوں کے قریباً دو صد احباب نے حضور ایدہ اللہ سے اجتماعی ملاقات کا شرف حاصل کیا ان میں کولن۔ نورنبرگ، ہائیڈل برگ، ڈوئسبرگ، سٹٹ گارٹ، ہائیل برون، اسیڈل بوگ، گال سروٹے، سارلانڈ، گیس مائخ اور راڈسے فوم والڈ کی جماعتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا خلاصہ:

ان سب احباب کے مسجد میں ایک خاص نظام کے ساتھ ترتیب وار بیٹھنے کے بعد حضور پونے بارہ بجے تشریف لائے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہو کر احباب کو بہت پر معارف خطاب سے نوازا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے اس بصیرت افروز خطاب میں پیدائشِ عالم اور اس میں ہر آن رونما ہونے والی خدائی صفات کے لامتناہی جلوؤں اور خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء میں پائے جانے والے غیر محدود خواص کا ذکر کر کے اور انسان کی عاجزی و لاچاری اور بے بسی پر روشنی ڈال کر اور انسانی مصنوعات اور ان کے مضر اثرات کی طرف اشارہ کر کے واضح فرمایا کہ انسان ہر گھڑی اور ہر آن خدائے قادر مطلق کی مدد و نصرت اور اس کی رہنمائی کا محتاج ہے اور سب سے زیادہ ضرورت اسے اس بات کی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے اس سے زندہ تعلق قائم کرے اور اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر چل کر اور قدم قدم پر اس سے رہنمائی حاصل کر کے حقیقی فلاح کی راہوں پہ گامزن ہو۔

اس ضمن میں حضور نے مظاہر قدرت پر غور و فکر کے تحصیلِ علم اور حصولِ معرفت کی اہمیت ذہن نشین کرائی اور انہیں قرآنی علوم اور اس کے اسرار و معارف کے حصول کا ذریعہ قرار دے کر احباب کو مادی اور روحانی ہر دو قسم کے علوم میں دسترس حاصل کرنے کی تلقین فرمائی اور اس ضمن میں انسانی شرف اور انسانی حقوق سے متعلق قرآنی احکام کو تفصیل سے بیان کر کے اس امر پر روشنی ڈالی کہ قرآن کی بے مثل تعلیم کو دستور العمل بنائے بغیر دنیا میں نہ انسانی شرف کا قیام عمل میں آسکتا ہے اور نہ انسانی حقوق کی کما حقہٗ ادائیگی کا اہتمام ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ قرآنی تعلیم کے حسن سے دنیا کو آگاہ کیا جائے اور اسے اس کا گرویدہ بنایا جائے۔

اس پر معارف خطاب کے آخر میں حضور نے احباب کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کا احساس دلانے کے لئے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اس زمانہ کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک زبردست منصوبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابتداء میں اکیلے تھے۔ دنیا غلبہ اسلام کے مقصد میں آپ کو ناکام نہیں کر سکی۔ آپ اکیلے نہیں رہے۔ خدا تعالیٰ نے آپؑ کی جماعت کو ساری دنیا میں پھیلا دیا۔ وہ اپنی اس جماعت کو غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب کرنے کے لئے اسے اپنے فضلوں اور اپنی رحمتوں سے نواز رہا ہے۔ آج جماعت پر جو رحمتیں اور فضل نازل ہو رہے ہیں وہ ہماری وجہ سے نہیں نازل ہو رہے بلکہ خدا تعالیٰ انہیں اس لئے نازل کر رہا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ جتنے زیادہ اس کے فضل اور رحمتیں نازل ہو رہی ہیں اتنی ہی زیادہ آپ کی ذمہ داریاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں ان ذمہ داریوں کو آپ ہی نے ادا کرنا ہے اور آپ ہی نے آگے آکر کام کرنا ہے میں آٹے کے آدمی بنا کر انہیں تو حکم نہیں دے سکتا کہ جاؤ اور دنیا میں اسلام کو پھیلاؤ یا اس سے تعلق رکھنے والے دوسرے کام کرو۔

حضور نے نصرت جہاں سکیم کے تحت نازل ہونے والے بعض فضلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل اور بے پایاں رحمتیں نازل ہو رہی ہیں اور بڑی عظیم ذمہ داریاں آپ پر پڑ رہی ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور نے سب احباب کو باری باری شرف مصافحہ عطا فرمایا اور اس دوران ان سے بہت ہی شفقت بھرے انداز میں باتیں کیں۔ یہ اجتماعی ملاقات جو پونے بارہ بجے دوپہر شروع ہوئی تھی سوا چھ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

شمالی علاقوں کے احباب کی اجتماعی ملاقات:

اس سے اگلے روز ۶ رجولائی بروز اتوار جماعت احمدیہ ہیمبرگ اور شمالی علاقوں کی ان تمام جماعتوں کی اجتماعی ملاقات تھی جو انتظامی لحاظ سے ہیمبرگ مشن کے ساتھ منسلک ہیں ہیمبرگ چونکہ فرانکفورٹ سے جانب شمال ساڑھے پانچ سو کلو میٹر دور ہے اس لئے وہاں کے ستر کے قریب احباب مبلغ جرمنی مقیم ہیمبرگ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر کی قیادت میں ایک روز قبل (۵ رجولائی کی شام کو) ہی فرینکفورٹ تشریف لے آئے تھے انہیں فرینکفورٹ اور اس کے مضافات میں رہائش رکھنے والے احباب نے اپنے ہاں ٹھہرایا شمالی علاقوں کے دیگر شہروں کے احباب ۶ رجولائی کی صبح کو موٹر کاروں اور بسوں وغیرہ کے ذریعہ سفر کرتے ہوئے فرینکفورٹ پہنچے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُس روز شمالی علاقوں کی جن ۲۱ جماعتوں نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ان میں ہیمبرگ کے علاوہ مُنسٹر، بریمن، ہینوور، ایمرتھال، بیلے فیلڈ، ڈوزلڈورف اور کیمپین کی بڑی بڑی جماعتوں کے احباب بھی شامل تھے۔

حضور کے پر معارف خطاب کا خلاصہ:

جب ہیمبرگ اور دوسرے شمالی شہروں کے دو صد سے بھی زائد احباب ایک خاص نظام کے ماتحت قطار در قطار مسجد نور میں بیٹھ گئے تو حضور ایدہ اللہ نے گیارہ بج کر ۵۵ منٹ پر مسجد میں تشریف لا کر انہیں اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ مسجد میں تشریف لانے سے قبل حضور نے مشن ہاؤس کے دفتر میں ہیمبرگ کے سب سے قدیمی نومسلم احمدی مکرم جناب سعید کرنٹسر اور ہیمبرگ میں مقیم نائیجیریا کے ایک احمدی عالم مسٹر سلیمان عثمان کو انفرادی طور پر ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔

بعد ازاں مسجد میں احباب کے درمیان صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور نے احباب کو ایک بہت ایمان افروز اور پر معارف خطاب سے نوازا جو مسلسل پونے دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے قرآن مجید کی آیت:

"وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ ۵"

(آل عمران آیت ۵۵)

(ترجمہ:- اور انھوں نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔)

کی نہایت لطیف اور پر معارف تفسیر کرتے ہوئے مثالیں دے دے کر واضح فرمایا کہ مخالفین حق، حق کو مٹانے کی تدبیریں کرتے ہیں اور اپنی تدبیروں کو انتہا تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کرتا ہے وہ نہ صرف مخالفین کی تدابیر کو باطل کر کے رکھ دیتا ہے بلکہ اہل حق کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نواز کر انہیں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار کرتا چلا جاتا ہے۔

اس تعلق میں حضور نے جماعت پر ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کا بھی تفصیل سے ذکر کیا اور بالخصوص نصرت جہاں سکیم کے نتیجہ میں مغربی افریقہ میں رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کی طرف اشارہ کر کے واضح فرمایا کہ یہ انقلاب اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے شرف انسانی کے قیام اور محبت و پیار کے نتیجہ میں رونما ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ اصل چیز یہ ہے کہ آپ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے پیار کریں تا آپ کو اس کا پیار حاصل ہو اور آپ کو اس کے نتیجہ میں اس کی مخلوق سے پیار کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے اور آپ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر نوع انسانی کے دل جیتتے چلے جائیں۔ حضور نے احباب کو اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور افضال خداوندی کے نزول کے ساتھ ساتھ ان کی ذمہ داریوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ان ذمہ داریوں کو ادا کر کے اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ خدا تعالیٰ ان پر پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل نازل فرماتا چلا جائے۔

اس پر معارف اور بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے جملہ احباب کو باری باری شرف مصافحہ بخشا۔ شرف مصافحہ حاصل کرنے کا یہ منظر پہلے دو دنوں کی طرح کچھ کم ایمان افروز نہ تھا۔ جو بھی مصافحہ کے لئے حاضر ہوتا حضور پہلی ہی نگاہ میں اسے پہچان لیتے اور اس سے اس کا حال دریافت کرتے وہ اپنا حال بتانے کے بعد حضور سے دعا کی درخواست کرتا اور حضور اسے دعا سے نوازتے۔ کوئی دوست اپنی یا اپنے کسی عزیز کی بیماری کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کرتے تو حضور دعا سے نوازنے کے علاوہ بیماری کا علاج بھی بتاتے اور کسی نہ کسی مجرب دوا کا نام بتا کر اسے استعمال کرنے کی ہدایت فرماتے۔ دو دوستوں نے جرأت سے کام لیتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ معانقہ کا شرف بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ سینکڑوں احباب کی اجتماعی ملاقات کے دوران یہ درخواست مناسب نہ تھی کیونکہ بیماری اور تکان کی وجہ سے معانقوں کا سلسلہ حضور کے لئے تکلیف کا موجب ہوتا لیکن حضور نے اپنی تکلیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور ان کی اس نامناسب جرأت کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کی اس درخواست کو رد نہ فرمایا اور انہیں محراب کے پاس انتظار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جب حضور جملہ احباب کو جن کی تعداد دو صد سے بھی زائد تھی مصافحہ کا شرف عطا فرما چکے تو پھر ان دونوں احباب کو بلا کر کمال شفقت سے انہیں معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔ وہ اس ذرہ نوازی پر بے حد مسرور ہوئے۔ ان کی یہ حالت تھی کہ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔

بعض احباب اپنے بچوں کو بھی اپنے ہمراہ لائے ہوئے تھے۔ حضور نے ان بچوں کے ساتھ مصافحہ کرنے کے علاوہ پیار سے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ان سے بہت پیار بھرے لہجے میں باتیں کیں۔

حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کر کے اور دعائیں لے کر احباب یوں مسرور نظر آتے تھے جیسے انہیں دنیا جہان کی دولت میسر آ گئی ہو۔

الغرض احباب اجتماعی ملاقاتوں کے یہ تین دن ہنسی خوشی گزار کر اور روحانی مسرتوں سے سرشار ہو کر اپنے اپنے شہروں کو واپس لوٹے۔

(الحمد للہ!)

(اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اول)

ماہ رمضان میں کثرت سے بھائیوں اور بہنوں کے دعائیہ خطوط آ رہے ہیں۔ میں آجکل زیادہ بیمار ہوں اس وجہ سے خود نہیں لکھ سکتی۔ آج کل میرے پاس خط لکھنے والی بھی کوئی نہیں ہے۔ میں ان ایام میں تمام بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعائیں کر رہی ہوں۔ سردست خطوط کا جواب دینے سے قاصر ہوں۔ تمام بھائی اور بہن ان ایام میں میری صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں جزاکم اللہ"

۰ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں۔

۱۔ عزیزہ امۃ الجمیل بیگم پتہ کے درد کے دوروں کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور علاج کے لئے لاہور گئی ہیں۔ اغلباً وہاں ان کا اپریشن ہو گا۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ بشیر احمد پراچہ مرحوم کے چھوٹے بیٹے کی آنکھ کو ملتان میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں بہت چوٹ لگی ہے۔ جس کا علاج یہاں ہونا مشکل تھا بچہ کو جنیوا بھجوا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ وہاں اس کا اپریشن کامیاب ہو۔

۳۔ چوہدری بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت گجرات کا بیٹا اہلیہ اور بیٹی کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ بیٹی کی حالت تشویشناک ہے۔ سب کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مسجد مبارک میں درس قرآن و حدیث

مسجد مبارک میں ماہ رمضان المبارک شروع ہونے کے بعد نماز ظہر اور عصر کے درمیان قرآن کریم کا درس جاری ہے۔ روزانہ قریباً ایک پارہ کا درس دیا جاتا ہے۔

آج ۲۷ سے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سورہ رعد سے اپنا درس شروع کریں گے۔ آپ کا درس تین دن تک جاری رہے گا۔ اور سورہ کہف تک درس دیں گے۔ اس سے پہلے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی، مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی، مکرم سید احمد علی شاہ صاحب اپنے اپنے حصہ کا درس قرآن مکمل کر چکے ہیں۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل کے درس کے بعد مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل اپنے حصے کا درس شروع کریں گے۔

درس حدیث

اسی طرح صبح نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں درس حدیث بھی جاری ہے۔ ۲۶ کو مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے درس دیا اس سے پہلے مکرم مولوی قمر الدین صاحب اور مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے ایک ایک دن درس دیا۔ قبل ازیں پانچ یوم تک مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے درس دیا۔ اور شروع میں مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے چار دن تک درس دیا۔

سیالکوٹ میں کوچنگ کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کے زیر انتظام ایک کوچنگ کلاس مسجد احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ شہر میں شروع ہے جس میں میٹرک کے طلباء کو فزکس، کیمسٹری اور ریاضی کے مضامین پڑھائے جائیں گے۔ جبکہ ایف ایس سی اور بی ایس سی کے طلباء کی ریاضی میں راہنمائی کی جائے گی۔ خواہشمند حضرات اس کلاس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون (مغربی افریقہ) کے بعض خطرناک جلدی کیڑے

تقریباً چالیس سال پہلے کا ایک قابلِ ذکر واقعہ

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔ اے سابق مبلغ انچارج سیرالیون احمدیہ مشن)

ستمبر ۱۹۴۱ء میں سیرالیون کے باڈماہون احمدیہ پرائمری سکول کی عمارت کے لئے جماعت کو فوری طور پر بالنس اور دیگر لکڑیوں کی ضرورت پڑی تو ایک روز "باڈماہون" کے سب احمدی احباب اور طالب العلم علی الصبح وقارِ عمل کے لئے مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ اور گاڑیوں کی صورت میں قصبہ سے کوئی ڈیڑھ میل دور دریا کے کنارے ایک جنگل سے لکڑیاں کاٹنے کے لئے روانہ ہوئے اور صبح سے تقریباً شام تک کاٹتے رہے۔ کھانے کا انتظام بھی جماعت کی طرف سے وہیں کیا گیا تھا۔ یہ خاکسار بھی سارا دن احباب کے ساتھ اس وقارِ عمل میں شریک رہا۔

برہنہ پا پھرنے کا نتیجہ

اس دوران اتفاقی طور پر خاکسار نے بعض ایسے درختوں سے کچھ کارآمد لکڑیاں کاٹیں جن کی ٹہنیوں سے سفید سے مادہ کے قطرے گر کر میرے بازوؤں پر اور جسم کے کئی دوسرے حصوں پر معمولی سی خارش کا موجب ہوتے رہے۔ بظاہر وہ قطرے اتنے چھوٹے تھے کہ جسم پر گرتے ہوئے مجھے محسوس بھی نہ ہوئے۔ نیز میں چونکہ وہاں برہنہ پا ادھر ادھر پھرتا رہا۔ اس لئے میرے پاؤں کی انگلیوں میں بھی عجیب سی خارش شروع ہو گئی۔ تاہم میں نے کسی سے ذکر نہ کیا اور شام کو ہم سب افرادِ جماعت کندھوں پر لکڑیاں اور بالنس وغیرہ اٹھائے باڈماہون واپس آ گئے۔ خاکسار نے احتیاطاً پانی گرم کر کے کاربالک صابن سے غسل کیا جس سے تھکان جاتی رہی۔ اور طبیعت اچھی ہو گئی۔

بازو اور پاؤں متورم ہو گئے

تاہم دوسرے روز میں نے دیکھا کہ میرے بازوؤں اور جسم کے اُن حصوں پر جہاں قطرے گرے تھے۔ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نمودار ہو چکی ہیں۔ اور پاؤں کی انگلیوں کے ناخنوں کے اندر بھی خارش زیادہ ہونے لگی۔ تین چار روز کے اندر میرے بازوؤں وغیرہ پر چنے کے دانے کے برابر سخت گلٹیاں سی بن کر شدید درد کرنے لگیں۔ اور ہر ایک گلٹی یا پھنسی کے اندر چھوٹی چیونٹی کے سر کی قسم کا ایک کیڑا ہلتا ہوا نظر آنے لگا۔ مجھے بہت بے چینی اور فکر ہوا۔ سکول کے استادوں سے میں نے ذکر کیا۔ مگر انہوں نے اس تکلیف کو معمولی جان کر مجھے تسلی دی کہ کوئی خطرناک بیماری نہیں۔ چند دنوں تک یہ تکلیف خود ہی دور ہو جایا کرتی ہے۔ میں نے ایک کیڑے مار مرہم لگائی۔ مگر وہ بے سود ثابت ہوئی۔ کیونکہ ان حصوں پر دوائی یا ہاتھ لگاتے ہی وہ کیڑے جلد کے اندر چھپ جاتے رہے۔ اس صورتِ حال سے مجھے یہ گمان بلکہ یقین سا ہو گیا کہ میرے جسم میں کوئی گندی قسم کی کیڑوں والی افریقن بیماری پیدا ہو گئی ہے۔ جس کا فوری علاج ہونا چاہیئے۔ گورنمنٹ ہسپتال باڈماہون سے ستائیس ۲۷ میل دور "بو" میں تھا۔ جس سے بارہ میل کا راستہ اکثر پیدل طے کرنا پڑتا تھا۔ چنانچہ اسی پریشانی کے عالم میں خاکسار بغیر کسی کو بتائے ایک طالب علم کو اپنے ساتھ لے کر فوری طور پر "بو" کی سمت پیدل چل پڑا۔ ابھی ہم "بو" کی سمت ایک دو فرلانگ ہی چلے تھے کہ آگے سے جماعت کے دو بزرگ بھائی الحاج علی روجرز اور الحاج سعید بنگورا جو دو روز سے باڈماہون سے باہر گئے ہوئے۔ آتے ہوئے، ہمیں مل گئے۔ ان کے دریافت کرنے پر میں نے وہ زخم اور گلٹیاں دکھا کر انہیں سارا ماجرا سنایا۔ وہ ہنس کر کہنے لگے "ہم افریقنوں کے نزدیک تو یہ معمولی تکلیف ہے۔ اور جنگل میں روزانہ کام کرنے والوں کو اس ملک میں اکثر ہوتی رہتی ہے۔ اگر آپ پسند کریں تو ہم ابھی ابھی اس کا علاج کر دیتے ہیں۔ جو فیس آپ ڈاکٹر کو دیں گے وہ ہدیہ کے طور پر ہمیں دے دینا۔ بس ذرا صبر اور تحمل سے کام لینا پڑے گا۔ وقتی طور پر کچھ تکلیف آپ کو ضرور ہو گی۔ لیکن اس کے بعد درد بالکل ختم ہو جائیگا

افریقن طریق علاج

مجھے چونکہ تکلیف زیادہ تھی اور کچھ پریشانی بھی تھی اور میں اسے خطرناک بیماری سمجھ رہا تھا۔ اس لئے میں ان سے متفق نہ ہوتے ہوئے ذرا خفگی کا انداز اختیار کر کے آگے چل پڑا۔ مگر وہ میرا راستہ روک کر اصرار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ آپ ہم پر اعتماد کریں۔ ہم سچ کہہ رہے ہیں۔ آپ یقین جانیں ہم افریقن لوگ اس تکلیف کا علاج سفید فام ڈاکٹروں سے بہتر کر سکتے ہیں۔ اگر ابھی ابھی ہم آپ کا علاج کر کے آپ کی یہ سب تکلیف دور نہ کر سکے تو آپ بے شک ہمیں جھوٹا قرار دے کر "بو" ہسپتال میں علاج کیلئے تشریف لے جائیں گے بلکہ ہم خود آپکو وہاں لے جائیں گے

تیز جنگلی کانٹے سے پاؤں کا آپریشن

چنانچہ انہوں نے وہیں پگڈنڈی پر ہی مجھے بٹھا کر میری ان ساری پھنسیوں یا گلٹیوں کو ایک ایک کر کے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے نہایت زور سے دبایا۔ جس سے مجھے بے حد درد محسوس ہونے لگا۔ مگر ہر گلٹی میں سے آدھ انچ لمبا بھورے رنگ کے منہ والا سفید کیڑا چھدک کر باہر نکلتا رہا اور اس کے ساتھ ہی مجھے سکون محسوس ہونے لگتا۔

اس کے بعد انہوں نے جنگل کی ایک جھاڑی سے ایک نہایت باریک سا کانٹا تلاش کیا۔ میرے پاؤں کی چار پانچ انگلیاں متورم اور موٹی ہو گئی تھیں۔ میں ان کے کہنے پر ان کے سامنے پاؤں پسار کر بیٹھ گیا۔ اور انہوں نے اس تیز کانٹے سے میرے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے کریدنا شروع کر دیا۔ جس سے مجھے شدید تکلیف ہوئی اور پاؤں سے خون بھی بہنے لگا۔ لیکن جب ایک انگلی کے ناخن سے انہوں نے ایک سیاہ سر اور چنے کے دانے کے برابر گول دھڑ والا کیڑا جسے وہاں "جگہ" کہتے ہیں۔ نکال کر مجھے زمین پر ہلتا اور چلتا ہوا دکھایا تو نفسیاتی طور پر مجھے وہ شدید درد برداشت کرنے کا حوصلہ ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے اس طرح میرے ناخنوں کا اپریشن کر کے انگلیوں کے اندر سے یکے بعد دیگرے اس قسم کے سب "جگہ" نکال دیئے جس سے انگلیوں میں ان جگہوں پر گڑھے پڑ جانے کے باوجود مجھے سکون اور آرام محسوس ہونے لگا۔ اس کے بعد پھر اسی وقت انہوں نے جنگل میں ادھر ادھر سے کسی خاص بوٹی کے پتے تلاش کئے جن کو ہاتھوں سے مل کر ان کا پانی میرے ان سب زخموں پر لگا دیا جس سے درد بھی جاتا رہا اور خون بہنا بھی بند ہو گیا۔

یہ جلدی کیڑے کوڑھ کا موجب بھی ہو جاتے ہیں

اس کے بعد انہوں نے مجھے بتایا کہ ہمارے ملک میں جنگل کے بعض خاص درختوں کے پتوں پر اس قسم کے کیڑوں کے انڈے ہوتے ہیں جو درخت سے نکلنے والے پانی یا شبنم سے مل کر انسانی جسم پر آگرتے ہیں اور جلد میں داخل ہو جاتے ہیں اور پھر دو چار روز میں نشوونما اختیار کر کے انسانی جسم کو کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کیڑوں کو اگر فوری طور پر نہ نکالا جائے تو یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن یہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے چھپ کر بڑھنے والے کیڑے اکثر زمین کی گرد و غبار میں ہوتے ہیں۔ جو زمین سے چھلانگ کر ناخنوں کے نیچے چھپ جاتے ہیں۔ اور پھر جلدی ہی داخل ہو کر گول شکل میں بڑھتے اور گڑھے کی طرح کا اپنا گھر بنا لیتے ہیں۔ جو افریقن عوام انہیں فوری طور پر نکالنے کیطرف توجہ نہیں کرتے ان کے پاؤں کی انگلیاں کچھ مدت کے بعد ختم ہو جاتی ہیں یا کم از کم ناخن جھڑ جاتے ہیں۔ اور یہ زخم پھر کوڑھ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ غریب طبقہ کے اکثر دیہاتی افریقنوں کے پاؤں کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ شہری لوگ عموماً ان کیڑوں سے بچے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جوتے اور جرابیں استعمال کرتے اور صفائی کا حتی الوسع خیال رکھتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ حصولِ علم کے متعلق

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے۔ ناظر التعلیم)

کراچی سے ایک عزیز طالبعلم نے پڑھنے اور مطالعہ کرنے کے متعلق دریافت کیا ہے کہ وہ کون کون سے اصول ہیں۔ جنہیں مدِ نظر رکھ کر حصولِ علم کے لئے وہ اپنے مطالعہ اور پڑھائی کو زیادہ مفید مؤثر اور کامیاب بنا سکتے ہیں۔

سو اس سلسلہ میں بعض باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے سب طلباء و طالبات اُن باتوں پر غور فرمائیں گے اور ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔

جسطرح غذا جزوِ بدن بن کر جسم کی نشوونما و توانائی کا موجب بنتی ہے۔ بعینہ اسی طرح علمی غذا اگر ہمارے علمی اور ذہنی وجود کا جزو بن جائے تو وہ اس کی نشوونما و توانائی کا موجب ہوتی ہے۔ ہم روزانہ کھاتے ہیں۔ بھوک لگنے پر کھاتے ہیں۔ دو تین یا چار دفعہ اس قدر مقدار میں کھاتے ہیں کہ وہ ہضم ہوتی ہے۔ یعنی جزوِ بدن بن جائے۔ ہمیں اپنے علمی و ذہنی وجود کی نشوونما کے لئے بھی یہی طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ اگر ہمیں بھوک نہ لگے تو ہم سخت فکرمند ہو جاتے ہیں اور اس کو بیماری قرار دے کر کسی طبیب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اسی طرح علمی غذا کے علمی وجود کا جزو بننے کے لئے علم کی بھوک لگنا ضروری ہے۔ اسی امر کو دوسرے لفظوں میں شوق و ذوق کہتے ہیں۔ پس اگر ہمارے طلباء یہ چاہتے ہیں کہ جو کچھ وہ پڑھیں وہ انہیں یاد ہو جائے یعنی ان کے علمی وجود کا حصہ بن جائے تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ انہیں علم کی بھوک لگنا ضروری ہے۔ کہ ان کے اندر حصولِ علم کے لئے ایک ذوق و شوق اور والہانہ جذبہ پیدا ہو۔

دیکھیں بچوں کو کہانیاں سننے کا طبعی شوق ہوتا ہے۔ صرف ایک بار ہی کوئی کہانی سن کر سالہا سال اسے یاد رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ اسے یاد رکھنے کی نیت سے نہیں سنتے۔

اسی طرح سے اگر ہمارے طلباء اپنے اندر حصولِ علم کا شوق پیدا کر لیں تو پھر اسی شوق و ذوق کے ساتھ وہ جو مطالعہ بھی کریں گے اس کا اکثر و بیشتر حصہ ان کے علمی وجود کا جزو بن جائے گا۔

امتحانات پاس کرنے کے لئے پڑھنا اور مطالعہ کرنا ایک نہایت ہی ادنیٰ مقصد ہے ہمیں اس لئے پڑھنا اور مطالعہ کرنا چاہیئے کہ ہمارے خالق و مالک خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ اس کی صفت ربوبیت کے تحت اور اس سے مستفیذ ہوتے ہوئے ہم اپنی علمی و ذہنی استعدادوں کو بھی ان کے انتہائی مقدر نقطہ تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ کا سلوک ہر انسان سے اس کی قدروقیمت کے مطابق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:-

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

یعنی کیا اہل علم اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا ان سے برابری کا معاملہ کیا جائے گا؟

یہ استفہام انکاری ہے۔ مراد یہ ہے کہ ان دونوں گروہوں سے برابری کا معاملہ نہیں کیا جائے گا۔

پھر ہمیں اس لئے اپنے مطالعہ کو وسیع سے وسیع تر کر کے اپنے علمی وجود کو نشوونما دیتے چلے جانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد ہمارے سب سے بڑھ کر محبوب ہمارے آقا اور مولیٰ رحمتِ عالم سرورِ کونین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ۔

یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض واجب ہے۔ اگر ہم یہ فرض پورا نہیں کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ اسی طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ۔

یعنی علم کو بچپن سے لے کر لحد میں داخل ہونے تک طلب کرتے چلے جاؤ۔

پس طلب علم کی کارروائی یعنی پڑھنے اور مطالعہ کرنے کا عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی بجا آوری کے رنگ میں بجا لانا چاہیئے۔ نہ کہ کسی امتحان کو پاس کرنے کے لئے۔

اگر ہم اپنے اندر علم کی بھوک اور پیاس پیدا کر کے علمی غذا کو روزانہ اپنا جزوِ ذہن بنائیں اور علمی وجود کی نشوونما و توانائی کو ترقی دیتے چلے جائیں اور روزانہ اس امر کا محاسبہ کرتے رہیں کہ ہمارا آج گذشتہ کل سے ترقی یافتہ حالت میں ہے تو امتحانات ہمارے معیار سے کہیں نیچے رہ جائیں گے۔ ایسی حالت میں اگر ہم کوئی امتحان دینے کا ارادہ کریں گے۔ تو ہمیں ایسی ہی خوشی اور فرحت (نہ کہ ڈر و خوف) محسوس ہوگی۔ جسطرح نوجوان کو شکار پر جاتے ہوئے خوشی اور ترنگ محسوس ہوتی ہے۔ فرق یہ ہے کہ ایک شکاری فاختاؤں یا ہرنوں کا شکار کرتا ہے اور ایک طالب علم امتحان میں اعلیٰ نمبروں کی پوزیشن کا شکار کرتا ہے اور عزت پاتا ہے۔

ایک طالب علم نے خاکسار سے شکایت کی کہ میں جو کچھ پڑھتا ہوں یاد نہیں ہوتا۔ تو میں نے اسے یہی بتایا کہ اگر تم اپنا مطالعہ "یاد کرنے" کی نیت سے کرو گے تو واقعی یہی احساس پیدا ہوگا کہ یہ باتیں یاد نہیں ہو رہیں۔ لیکن اگر تم یاد کرنے کی نیت ہی نہ کرو بلکہ اپنے اندر علم کی ایک بھوک و پیاس پیدا کر لو اور صرف شوق و ذوق کے ساتھ صرف اور صرف حصولِ علم کے لئے مطالعہ کرو تو نہ صرف یہ کہ اس مطالعہ میں تمہارے لئے ایک لطف و مزا پیدا ہو جائے گا۔ بلکہ وہ آسانی سے ہمارے علمی وجود کا حصہ بن جائے گا۔ بالکل جسمانی غذا کی طرح۔ وہ کھانا جو شدید بھوک کی حالت میں کھایا جاتا ہے وہ ہضم ہو جاتا ہے۔ یعنی جزوِ بدن بن جاتا ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ اگر شخص علم کا ذوق و شوق اپنے اندر محسوس نہ کرے تو وہ کیا کرے؟ تو اس کا جواب انشاء اللہ آئندہ کسی اور صحبت پر ملتوی کیا جاتا ہے۔

فی الحال ایک امر پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جسطرف چاہے پھیر دے۔

باقی یہ امر کہ خدا تعالیٰ کیا چاہے گا؟ اس امر کا انحصار ایک بندے کی عاجزانہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے پر منحصر ہے۔

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی علمی ترقی کا جو منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے طلباء و طالبات کو بھی صداقت احمدیت کا زندہ اور جیتا جاگتا نمونہ بنانا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جنت میں مومنوں کو وہ سب کچھ ملتا ہے جس کی وہ خواہش کریں گے۔ پھر قرآن کریم سے یہ ثابت ہے کہ جنت دراصل اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ اس دنیا کی قلبی جنت مرنے کے بعد ایک ماحول بن کر انسان کو گھیر لے گی۔ پس اسی دنیا میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے جنتی زندگی کے حصول کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ ہمارے اندر حصول علم کا ایک بے پناہ ذوق و شوق پیدا کر دے۔ جس کی وجہ سے خود بخود طبعی طور پر ہماری زبانوں پر دعا جاری ہو جائے کہ:-

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

خلافِ تکبر غرور سے گو شکر ہی بہتر ہے۔ تحدیث بالنعمت کے طور پر بیان کرتا ہوں کہ خاکسار کو بچپن سے ہی حصولِ علم کا طبعی شوق رہا ہے۔ ایک دفعہ اطفال کا جلسہ ہو رہا تھا۔ ایک بچہ تقریر کر رہا تھا۔ خاکسار وہاں ٹھہر گیا۔ کہ دیکھوں کہ شاید یہاں سے بھی کوئی علمی نکتہ میسّر آجائے تو میں نے محسوس کیا کہ اس بچہ کی تقریر سے خاکسار کو دو تین نئے نکتے معلوم ہوئے جن پر مزید غور و فکر کرنے پر ایک وسیع مضمون سامنے آگیا۔

پس اے احمدیت کے نونہالو تمہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے صداقتِ احمدیت کو دنیا میں آشکار کرنے کیلئے اپنے خلیفہ کے ذریعہ سے تمہیں بھی ایک ذریعہ بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ بلکہ تمہارے ذریعہ سے اس امر کا اظہار کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غالب تائید و نصرت جماعت احمدیہ کے نونہالوں کے ساتھ ہے۔

پس اُٹھو اور ذوق و ولولہ کے ساتھ میدانِ علم میں اپنے قدموں کو تیز کرو تا تمہارے ذریعہ سے پیش از پیش حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی پوری ہو کہ میرے ماننے والے اس قدر علم و عرفان میں ترقی کر لیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضلِ عمر ہسپتال - ربوہ

(قسط نمبر ۲)

مکرم	چوہدری منیر نواز صاحب ابن چوہدری شاہ نواز صاحب بذریعہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۱۰۰۰/- روپے
"	سمیع اللہ باجوہ صاحب II ایئر M.B.B.S میڈیکل کالج راولپنڈی	۲۰/- "
"	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گجرات	۵۰/- "
"	کرنل چراغ دین صاحب ایبٹ آباد	۱۰/- "
مکرمہ	رانی بیگم عزیز اللہ صاحب - چک ۱۱۵ جنوبی سرگودھا -	۱۰/- "
مکرم	سلمان سعید صاحب - مسجد فضل فیصل آباد	۲۰۰/- "
"	شیخ عبدالکریم صاحب " "	۱۱/- "
"	شیخ عبداللطیف صاحب " "	۱۰/- "
مکرمہ	سعدیہ طاہر شاہد صاحبہ بٹالہ کالونی فیصل آباد	۱۰/- "
مکرم	وسیم احمد صاحب منجانب والدہ "	۳۰/- "
مکرمہ	نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالقادر صاحب خادم کریم نگر فیصل آباد	۱۰/- "
مکرم	میاں محمد یعقوب صاحب پیپلز کالونی "	۱۰/- "
"	میاں محمد یعقوب صاحب " "	۱۰/- "
مکرمہ	سلطانہ سہیل صاحبہ " "	۱۰۰/- "
"	اہلیہ ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب گلبرگ "	۱۰/- "
"	محمودہ آصفہ صاحبہ " "	۱۰/- "
"	عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فقیر اللہ صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	۵۷/- "
مکرم	صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ربوہ	۱۰/- "
"	شریف احمد صاحب رحمت بازار ربوہ	۱۰/- "
"	سید منظور حسین شاہ صاحب جھنگ صدر	۴/- "
"	" منیر احمد شاہ صاحب "	۱۰/- "
"	محمد یوسف صاحب "	۲۶/- "
"	چوہدری ممتاز احمد سنوری صاحب "	۱۰/- "
مکرمہ	نصرت مولوی محمد الدین صاحب - صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۱۰/- "
"	شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی منجانب محمد بشیر صاحب	۱۰/- "
مکرم	عبدالسلام صاحب بھٹی صدر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ	۶۰/- "
"	چوہدری محمد شریف صاحب ولد محمد صادق صاحب چک ۹۵ ج ب ضلع فیصل آباد	۱۰۰/- "
"	عبدالرحیم صاحب - جماعت احمدیہ جہلم	۱۲۵/- "
"	ملک محمد افضل صاحب از طرف ملک برکت علی صاحب مرحوم والد - واہ کینٹ	۱۰۰/- "
مکرمہ	بیگم ظفر اقبال صاحب "	۵۰/- "
"	میجر عبدالحفیظ صاحب "	۲۰/- "
مکرم	موراتی نثار احمد صاحب واکھور - نوکوٹ ضلع تھرپارکر	۲۵/- "
مکرمہ	سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حلقہ مسجد مبارک ربوہ	۱۰/- "
مکرم	راجہ بشیر الدین صاحب - ڈھڈہ رانجھہ منجانب شفقت نصیر صاحب	۱۰/- "
"	قریشی عبدالرحمٰن صاحب - دارالامان کورٹ روڈ سکھر	۱۸/- "
	جماعت احمدیہ ملتان - بذریعہ سیکرٹری صاحب مال	۲۸۵/- "
مکرم	میاں عبدالرحمٰن صاحب - شہر ڈیرہ غازیخاں	۱۰/- "
مکرمہ	مریم ہاشمی صاحبہ "	۳۰/- "
مکرم	شیخ انور رسول صاحب - رام سوامی کراچی	۱۴/- "
مکرمہ	بدر النساء خانم صاحبہ " "	۱۵/- "
مکرم	شیخ محمد عثمان صاحب صدر "	۲۰/- "
"	ملک خداداد صاحب " "	۱۰/- "
"	ڈاکٹر ملک عبدالغنی صاحب رام سوامی "	۲۰/- "
مکرمہ	ذکیہ خاتون صاحبہ ناظم آباد جنوبی "	۱۹/- "
"	ذکیہ خاتون صاحبہ " "	۱۵/- "

مکرم	ڈاکٹر عبدالغنی صاحب	صدر	کراچی	۱۶/- روپے
"	ملک خداداد صاحب	"	"	۱۰/- "
"	شیخ جاوید اقبال صاحب	"	"	۱۰۰/- "
"	" وقار احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
	لجنہ اماء اللہ	دستگیر سوسائٹی	"	۳۶۱/- "
"	شیخ مبارک احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرمہ	مقصودہ [illegible]	"		۵۰/- "
"	بدر النساء خانم صاحبہ	رام سوامی	"	۲۰/- "
مکرم	چوہدری عبدالحمید صاحب	صدر	"	[illegible]
"	ملک خداداد صاحب	محمود آباد	"	۱۰/- "
مکرم	عبدالحکیم خان صاحب	اقبال ٹاؤن	"	۳۵/- "
مکرمہ	طاہرہ شمیم صاحبہ	"	"	۱۰۰/- "
مکرم	عبداللطیف صاحب آف سرگودھا	ناظم آباد جنوبی	"	۲۰/- "
مکرمہ	آپا سلیمہ صاحبہ	محمد علی سوسائٹی	"	۱۰/- "
مکرم	ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	"	۵۰/- "
مکرمہ	عابدہ رشید جاوید صاحبہ	النور	"	۱۰۰/- "
مکرم	شیخ انور رسول صاحب	رام سوامی	"	۱۴/- "
مکرمہ	بدر النساء خانم صاحبہ	"	"	۱۵/- "
مکرم	عباس احمد صاحب	سوسائٹی	"	۱۰/- "
مکرمہ	صفیہ بیگم صاحبہ	ڈیفنس سوسائٹی	"	۲۵/- "
مکرم	اکبر خان اصغر صاحب	دستگیر سوسائٹی	"	۱۰۰/- "
"	کوثر ادریس صاحب	"	"	۵۰/- "
"	ملک خداداد خان صاحب	منوڑہ	"	۱۰/- "
"	چوہدری محمود احمد ٹھیکیدار	ہاؤسنگ سوسائٹی	"	۵۱/- "
مکرمہ	حامدہ عفت ضیاء صاحبہ	"	"	۲۵۰/- "
مکرم	محمد ظفر اللہ صاحب	ناظم آباد دہلی	"	۲۰/- "
"	ملک جمیل صاحب	"	"	۵۰/- "
"	داؤد احمد بھٹی صاحب	"	"	۳۲/- "
	فاروق احمد بھٹی صاحب	"	"	۴۰/- "
مکرمہ	مسز ضیاء الجبار صاحبہ	"	"	۸۰۰/- "
مکرم	بریگیڈیئر اعجاز صاحب	"	"	۱۰۰۰/- "
"	میجر ڈاکٹر منیر احمد صاحب	ناظم آباد شرقی	"	۳۰/- "
"	کیپٹن مرزا عبدالحمید صاحب	" جنوبی	"	۱۰/- "
"	چوہدری نذیر احمد صاحب	ڈرگ روڈ	"	۵۰/- "
"	ملک پرویز صاحب	سوسائٹی	"	۱۰/- "
"	چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں	ہاؤسنگ سوسائٹی	"	۵۰/- "
	لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	دستگیر سوسائٹی	"	۲۵۰/- "
مکرم	ملک خداداد صاحب	ناظم آباد شمالی	"	۱۵/- "
"	جمیل احمد جاوید صاحب	صدر	"	۱۰/- "
"	مظفر احمد سوامی صاحب	"	"	۱۰/- "
"	منیر احمد صاحب	بہادر آباد	"	۱۰۰/- "
"	ڈاکٹر احسان الحق صاحب	محمد علی سوسائٹی	"	۱۰۰/- "
مکرمہ	آپا سلیمہ صاحبہ	"	"	۱۰/- "
مکرم	مبشر احمد صاحب	منوڑہ	"	۲۰/- "
"	ملک خداداد خان صاحب	"	"	۱۰/- "
"	ملک پرویز صاحب	مارٹن روڈ	"	۲۰/- "
مکرمہ	اہلیہ چوہدری محمد نصر اللہ صاحب	النور	"	۱۴۰/- "
"	امۃ الرفیع صاحبہ	"	"	۱۰۰/- "
"	اہلیہ مبارک احمد صاحب	"	"	۵۰/- "

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ ماجدہ محترمہ رضیہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ ملک محمد عبد اللہ صاحب ریٹائرڈ کمرشل سپرنٹنڈنٹ (ریلوے) راولپنڈی قریباً اڑھائی ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۲۴ر جولائی صبح آٹھ بجے عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں اس دنیائے فانی سے رحلت فرما کر اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

مرحومہ موصیہ تھیں۔ اُسی دن تدفین عمل میں آئی۔ محترم امیر صاحب مقامی کے ارشاد پر مولانا عبد المالک خاں صاحب نے نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دُعا کروائی۔

خاکسار بزرگان سلسلہ اور اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں سے انتہائی عاجزانہ درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے آپ کو اپنے قرب خاص سے نوازے۔ اور اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ خود بھی میرا اور میرے بھائیوں بہنوں اور والد صاحب کا حامی و ناصر ہو۔ اور ہم سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک عبد الرشید زاہد مکان نمبر ۳۵/۵ دار الرحمت شرقی ب ربوہ)

درخواست دُعا

خاکسار کی دادی محترمہ دولت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سیّد امیر احمد شاہ صاحب مرحوم آف جینی گوٹھ ضلع بہاول پور عرصہ دو تین سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور آجکل بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ رمضان المبارک کے دعائیہ ایام میں خاکسار احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دادی جان کی مکمل اور جلد صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواستِ دُعا کرتا ہے۔

خاکسار کے لئے بھی دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی احسن رنگ میں مقبول خدمتِ دین اور خدمتِ مخلوق کی توفیق عطا فرمائے اور انجام بخیر ہو۔ آمین۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیّد شمشاد احمد ناصر مبلغ گھانا۔ مغربی افریقہ)

انجنیئرنگ یونیورسٹی میں داخلہ

انجنیئرنگ کالج ٹیکسلا اور انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور کے مندرجہ ذیل شعبوں میں بی ایس سی انجنیئرنگ میں داخلہ ہو رہا ہے:-

سول، الیکٹریکل، مکینیکل، کیمیکل، آرکیٹیکچر۔ میٹلرجی مائیننگ، پیٹرولیم اینڈ گیس، سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ۔

آرکیٹیکچر کورس میں داخلہ کے لئے تمام ایف اے/ ایف ایس سی (پری میڈیکل یا پری انجنیئرنگ) طلبا درخواست دے سکتے ہیں جبکہ دوسرے تمام کورسز میں ایف ایس سی (پری انجنیئرنگ)، یا بی ایس سی یا ڈپلومہ سرٹیفکیٹ رکھنے والے طلبا ہی داخلہ حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلہ فارم/ پراسپیکٹس انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور کے سٹوڈنٹس سیکشن سے مبلغ ۱۰ روپے میں دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۲۸ر اگست ہے۔ (مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۲۵ر جولائی ۱۹۸۰ء)

جو احمدی طلباء یہاں داخلہ لینا چاہتے ہوں وہ اس سلسلہ میں ہر قسم کی معلومات اور راہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل طلباء سے رابطہ قائم کریں۔

(۱) محمد اکرم خالد (صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن) کمرہ نمبر ۲۷ زبیر ہال انجنیئرنگ یونیورسٹی۔ لاہور۔ فون:- ۳۱۱۰۳۲

(۲) شعیب احمد ہاشمی (سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن) کمرہ نمبر ۱۸۳ لیاقت ہال انجنیئرنگ یونیورسٹی۔ لاہور
فون:- ۳۱۱۰۳۷

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

فریضۂ زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے۔ جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ لہٰذا اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرمادیں۔

اللہ تعالےٰ آپ کے اموال میں خیر و برکت پیدا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مطبوعات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی بچوں اور نوجوانوں کے لئے مندرجہ ذیل کتب شائع کی ہوئی ہیں۔ خدام و اطفال کو ان سے استفادہ کرنا چاہیئے:-

(۱) احادیث الاخلاق (۲) شمائل احمد
(۳) دینی معلومات (۴) یاد رکھنے کی باتیں۔
(۵) کامیابی کی راہیں (چار حصوں میں) ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال بدر اطفال۔

(مینیجر شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت سٹاف

سیلز آفیسرز (کم از کم ایف اے۔ ایف ایس سی) سیلز ایجنٹس: (کم از کم میٹرک پاس) پیکرز: (کم از کم مڈل پاس)۔ کی ضرورت ہے۔

ٹریننگ کے دوران معقول گزارہ الاؤنس۔ کام سنبھالنے پر اچھی تنخواہ۔ تیز رفتار ترقی اور روشن مستقبل۔ بفضلہ تعالیٰ۔

اپنے امیر صاحب اور قائد صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔

خاکسار راجہ نذیر احمد ظفر
مینیجنگ ڈائریکٹر کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
ہیڈ آفس گول بازار ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

سیرت حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ

خاکسار حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مقالہ لکھ رہا ہے۔ اس کے متعلق احباب کرام کے پاس جو معلومات ہوں براہ کرم ان سے خاکسار کو آگاہ کر کے ممنون فرمادیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
قریشی داؤد احمد
جامعہ احمدیہ ربوہ

معیاری ادارہ

معیاری انگریزی ادویات
نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم
نظر کی عینکیں
ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں
نظر کا معائنہ مفت
شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد
شاہ میڈیکو۔ چنیوٹ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴